# 40409 ـ بنكوں كے حصص كى خريدارى اور ان كى تجارت جائز نہيں

**سوال**

كيا بنكوں كے حصص كى خريدارى اور ان كى تجارت جائز ہے ؟

**پسنديده جواب**

الحمد لله.

بنكوں كے حصص حقيقت ميں پيسے ہيں، اور اس بنا پر بنكوں كے حصص نہ تو خريدارى جائز ہے اور نہ ہى فروخت كيونكہ يہ نقدى ( كرنسى ) كى نقدى كے ساتھ برابرى اور قبضہ كى شرط كے بغير ہے، اور اس ليے بھى كہ بنك سودى ادارے ہيں ان كے ساتھ تعاون كرنا جائز نہيں، نہ تو خريدارى ميں اور نہ ہى فروخت ميں.

اس ليے كہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى اور بھلائى اور تقوى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرو، اور تم برائى اور گناہ اور عداوت ميں ايك دوسرے كا تعاون نہ كرو، اور اللہ تعالى كا تقوى اور پرہيزگارى اختيار كرو، بلا شبہ اللہ تعالى شديد سزا دينے والا ہے المائدۃ ( 2 ).

اور اس ليے بھى كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا صحيح حديث سے ثابت ہے كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سود كھانے اور كھلانے والے، اور اسے لكھنے والے، اور اس كے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائى ہے، اور فرمايا كہ يہ سب برابر ہيں". صحيح مسلم

اور آپ كے ليےصرف اصل مال ہے اس كے علاوہ كچھ نہيں.

آپ اور آپ كے علاوہ دوسرے مسلمانوں كو ميرى يہ نصيحت ہے كہ جتنے بھى سودى معاملات ہيں ان سے بچ كر رہيں، اور ان كے نزديك بھى نہ جائيں اور اس معاملہ ميں جو كچھ ہو چكا ہے اس پر اللہ تعالى كے ہاں توبہ و استغفار كريں، كيونكہ سودى لين دين كرنا اللہ سبحانہ وتعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كے ساتھ جنگ ہے، اور يہ اللہ تعالى كے غضب اور ناراضگى اور اس كى سزا كے مستحق ہونے كا سبب ہے.

جيسا كہ اللہ سبحانہ وتعالى نے فرمايا:

وہ لوگ جو سود خور ہیں وہ کھڑے نہ ہونگے مگر اس طرح جس طرح ایك شیطان کے چھونے سے خبطی بنایا ہوا شخص کھڑا ہوتا ہے، یہ اس لیے کہ وہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود کی طرح ہی ہے، حالانکہ اللہ تعالی نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے، جو شخص اپنے پاس اللہ تعالی کی آئی ہوئی نصیحت سن کر رك گیا اس کے لیے وہ ہے جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کی طرف ہے، اور جو کوئی پھر دوبارہ ( حرام کی طرف ) لوٹا وہ جہنمی ہے، ایسے ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے البقرۃ ( 275 ).

اور ایك مقام پر ارشاد ربانی ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم سچے اور پکے مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تم اللہ تعالی اور اس کے رسول ( صلی اللہ علیہ وسلم ) کے ساتھ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ، ہاں اگر توبہ کرلو تو اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تو تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے البقرۃ ( 278 - 279 ).

اور اس حدیث کی بنا پر بھی جو اوپر کی سطور میں بیان کی جا چکی ہے. اھـ .